بسم الله الرحمن الرحيم

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❶ تمہید ❷ آپ کے فضائل ومناقب ❸ بعض شخصی اوصاف

❹ صحابہ کرام کی نظر میں ❺ سلف صالحین کی نظر میں ❻ آپ کی خدمات جلیلہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هادي له، وأشهد أن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله.

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ﴾ [آل عمران: 102] ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا ١﴾ [النساء: 1] ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلٗا سَدِيدٗا ٧٠ يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا ٧١﴾ [الأحزاب: 70-71]

أما بعد: فإن أصدق الحديث كتاب الله، وأحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم، وشر الأمور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار.

{﴿قٓۚ وَٱلۡقُرۡءَانِ ٱلۡمَجِيدِ ۝١﴾ ... إلخ}

﴿وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلۡأَوَّلُونَ مِنَ ٱلۡمُهَٰجِرِينَ وَٱلۡأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحۡسَٰنٖ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُواْ عَنۡهُ وَأَعَدَّ لَهُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي تَحۡتَهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدٗاۚ ذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ۝١٠٠﴾ [التوبة: 100]

ترجمہ: اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

تمہید:

قابل قدر عزیز نوجوان بھائیو، زندہ دل سفید ریش بزرگو، عفت وحیاء کی چادر میں لپٹی ہوئی معززات ماؤں اور بہنو!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کے لیے جن لوگوں کا انتخاب فرمایا وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے اعلیٰ و بالا رُتبے پر فائز ہیں۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ"۔

مسند أحمد (6/ 84 ط الرسالة)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو اس نے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے قلوب میں بہتر پایا، اس لیے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے لیے منتخب کر لیا اور ان کو رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ پھر اس نے اس دل کے انتخاب کے بعد باقی بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب کو تمام انسانوں کے قلوب سے بہتر پایا، اس لیے اس نے انہیں اپنے نبی کے وزراء (اور ساتھی) بنا دیا، جو اس کے دین کے لیے قتال کرتے ہیں۔ پس مسلمان جس بات کو بہتر سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بہتر ہی ہوتی ہے اور مسلمان جس بات کو برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بری ہی ہوتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جن نفوسِ قدسیہ کو بحالت اسلام نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف ملا وہ پوری امت مسلمہ میں سب سے زیادہ معزز ہیں۔

اصحابِ رسول ﷺ کی مبارک جماعت کے ایک خوب صورت وخوب سیرت رفیق: عظیم خلیفہ، صاحبِ فتوحاتِ اسلامیہ، خال المومنین، کاتبِ قرآن و حدیث، باشعور و باصلاحیت قائد، حسنِ تدبیر سے آشنا، فصاحت و بلاغت اور سخاوت سے سرشار سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔آج کی نشست میں ہم آپ رضی اللہ عنہ کے بعض فضائل و مناقب کا ذکر کر رہے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

صحابی رسول ﷺ کے عظیم شرف سے مشرف:

فتح مکہ کے سال آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام کا اعلان کیا۔ اور ان مبارک ہستیوں میں شامل ہو گئے کہ جو اللہ سے اور اللہ ان سے راضی ہو چکا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلۡأَوَّلُونَ مِنَ ٱلۡمُهَٰجِرِينَ وَٱلۡأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحۡسَٰنٖ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُواْ عَنۡهُ وَأَعَدَّ لَهُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي تَحۡتَهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدٗاۚ ذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ١٠٠﴾ [التوبة: 100]

ترجمہ: اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

دعائے رسول ﷺ پانے والے:

سیدنا شریح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما کے لیے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ، وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل (2/ 914)

"اے اللہ معاویہ کو کتاب و حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔

سیدنا عبد الرحمٰن بن ابو عُمیرہ رضی اللہ عنہ جو سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں یوں دعا فرمائی:

«اللَّهُمَّ، اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، وَاهْدِ بِهِ»

[جامع الترمذي: 3842]

"اے اللہ معاویہ کو (لوگوں کے لیے) ہادی بنا، ہدایت یافتہ فرما اور ان کے ذریعے دوسروں کو ہدایت عطا فرماء۔"

کاتب وحی:

کاتب وحی ہونا بہت بڑی سعادت کے ساتھ بہت زیادہ اجر کا باعث بھی ہے۔ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی خواہش پر نبی کریم ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب بنا لیا تھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ نے عرض کی:

يَا نَبِيَّ اللهِ ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ، تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ»

[صحيح مسلم: 2501]

اللہ کے نبی ﷺ! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے۔ (تین چیزوں کے بارے میں میری درخواست قبول فرمالیجیے۔) آپ نے جواب دیا: "ہاں۔" کہا میری بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل خاتون ہے میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" کہا: اور معاویہ (میرا بیٹا) آپ اسے اپنے پاس حاضر رہنے والا کاتب بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فریا: "ہاں۔" پھر کہا: آپ مجھے کسی دستے کا امیر (بھی) مقرر فرمائیں تاکہ جس طرح میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا تھا اسی طرح کافروں کے خلاف بھی جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" ابو زمیل نے کہا: اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو آپ (از خود) انھیں یہ سب کچھ

عطانہ فرتے کیونکہ آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جاتی تھی مگر آپ (اس کے جواب میں) "ہاں" کہتے تھے۔

مومنوں کے ماموں:

آپ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ بہت بڑے شرف کی بات ہے کہ ان کی بہن امام الانبیاء ﷺ کے گھر میں تھیں، جو تمام تر مومنوں کی ماں ہیں۔اس نسبت آپ کو خال المومنین کہا جاتا ہے۔

قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ»

ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا میری بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل خاتون ہے میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔"

ابو طالب ابو عبد اللہ سے پوچھتے ہیں:

«أَقُولُ: مُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ؟ وَابْنُ عُمَرَ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مُعَاوِيَةُ أَخُو أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَهُمَا، وَابْنُ عُمَرَ أَخُو حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَهُمَا »

السنة لأبي بكر بن الخلال (2/ 433)

کیا میں معاویہ وابن عمر رضی اللہ عنہما کو مومنوں کے ماموں کہہ سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔

معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حبیبہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما کے بھائی ہیں۔اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنما نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المنومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔

امام ابو بکر خلال کے علاوہ آجری نے شریعہ[2431/5] میں، بغدادی نے حائیہ [105,74/5] میں، ابو یعلی حنبلی نے اعتقاد [ص: 43] میں، ابن عساکر نے تاریخ دمشق [55/59] میں، ابن قدامہ مقدسی نے لمعۃ الاعتقاد [ص: 155] میں اور ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ [396/11] میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو "خال المومنین" کہا ہے۔

اسلام کے چھٹے حکمران:

رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے دور کو رحمت قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا وَرَحْمَةً»

السلسلة الصحيحة: 3270

اسلام کا اول دور نبوی رحمت کا ہے، اس کے بعد خلافت کی رحمت ہے، اور اس کے بعد ملوکیت کی رحمت ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا:

وكانت إمارة معاوية ملكًا ورحمةً

جامع المسائل: 154/5

اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت ملوکیت اور رحمت تھی۔

نبی ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق آپ مغفور ہیں:

حضرت ام حرامؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

«أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا. قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: لَا.»

[صحيح البخاري: 2924]

"میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جنگ لڑیں گے، ان کے لیے جنت واجب ہے۔"
حضرت ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ ! کیا میں انھی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: "تم انھی میں سے ہو۔" حضرت ام حرامؓ کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر روم کے دارالحکومت (قسطنطنیہ) پر حملہ آور ہوں گے وہ مغفرت یافتہ ہیں۔" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ ! میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں!"

اس بات پر اُمّت کا اجماع ہے کہ اس "اوّل جیش" کے "امیر جیش" سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تھے، کیا یہ حدیث صحیح ان کی فضیلت میں نہیں ہے اور کیا ناقد کو اس طرح جنت کی سند حاصل ہے؟

حافظ ابن حجر عسقلانی اور حافظ بدر الدین عینی الحنفی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

«قَالَ الْمُهَلَّبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ»

فتح الباري لابن حجر (6/ 102)

ترجمہ: مہلب نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے، کیونکہ وہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے سب سے پہلے سمندر پار جہاد کیا۔

لہٰذا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے بہت بڑی فضیلت ہے اور اس دنیا میں بشارتِ جنت نہایت سعادت مند ہے، لہٰذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں عدم فضیلت کا قول کسی طرح درست نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے لیے بے پناہ محبت:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً

[صحيح مسلم: 2604]

میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: "جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ۔" میں نے آپ سے آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: "جاؤ، معاویہ کو بلا لاؤ۔" میں نے پھر آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: "اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

یہ کام کتابت وحی کا تھا۔ جیسا کہ مسند طیالسی میں ہے:

"أنَّ رسولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم -بعثَ إلى معاويةَ ليكتبَ له".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ رضی اللہ عنہ کی بلانے کے لیے بھیجا تاکہ وہ کے لیے تحریر کریں۔

[مسند الطيالسي (2746)، وصححه الألباني في الصحيحة 81/1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ کوئی ایسا کام تھا جسے صرف حضرت معاویہؓ ہی کر سکتے تھے بصورت دیگر رسول اللہ ﷺ کسی دوسرے کو وہ کام کہہ دیتے۔

رہے حدیث کے آخر میں کلمات تو وہ بد دعا طور پر نہ تھے بلکہ محض پیار کی بات تھی۔اس حدیث پر صحیح مسلم میں ان الفاظ میں عنوان قائم کیا گیا ہے:

(بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ سَبَّهُ، أَوْ دَعَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ، كَانَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا وَرَحْمَةً)

رسول اللہ ﷺ جس انسان پر لعنت کریں یا بُرا بھلا کہیں یا بد عا کریں، حالانکہ وہ اس لائق نہ ہو تو وہ کلمات نبویہ اس شخص کے لیے پاکیزگی کا ذریعہ اور باعث اجر و رحمت ہوں گے۔"

ویسے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً

[صحيح مسلم : 2601]

"اے اللہ ! میں صرف ایک بشر ہوں، اس لیے میں جس مسلمان کو برا بھلا کہوں یا اس پر لعنت کروں یا اس کو کوڑے ماروں تو اسے اُس کے لیے پاکیزگی (کا ذریعہ) اور رحمت بنا دے۔"

تواضع اور تمسک بالحدیث:

ابو مجلز بیان فرماتے ہیں:

خَرَجَ مُعَاوِيَةُ ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ، فَقَالَ : اجْلِسَا ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا ؛ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

[جامع الترمذي: 2755، صحيح]

معاویہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے، عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انہیں دیکھ کر (احتراماً) کھڑے ہو گئے۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم دونوں بیٹھ جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے سامنے باادب کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

دنیا سے بے رغبتی کی نبوی گواہی:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ

[صحيح مسلم: 1480]

اور معاویہ تو انتہائی فقیر ہیں، ان کے پاس کوئی مال نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

عمر رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے بھائی کے بعد شام کا گورنر بنایا تھا۔

[انظُرِ: البداية والنهاية, ابنُ كثيرٍ (399/11) وسِيرَ أعلامِ النُّبلاءِ, الذهبيُّ.(3/132)]

عمر رضی اللہ عنہ کا آپ کو خلیفہ نامزد کرنا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ کیوں کہ آپ جانتے ہی ہیں کہ شیخین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کبھی بھی مسلمانوں کا خلیفہ ایسا ویسا مقرر نہیں کیا۔

[تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مَجموعُ الفَتاوى, ابنُ تَيميَّةَ.(35/65)]

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تذكرون كِسرَى وقيصرَ ودهاءَهما وعندَكم معاويةُ

[أخرجه الطبراني (330/5) من طريق ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري به. وإسناده حسن.]

"تم قیصر وکسری اور ان کی فہم وفراست کا تذکرہ کرتے ہو؛ جبکہ تمہارے پاس تو معاویہ ہیں"۔

علی رضی اللہ عنہ:

جناب حارث بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«لا تكرهوا إمارة معاوية فوالله لئن فقدتموه لترون رؤوسا تندر عن كواهلها كأنها الحنظل»

تاريخ دمشق لابن عساكر (59/ 151)

"معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو، اللہ کی قسم! اگر تم انہیں گم پاؤ (وہ تم میں نہ رہیں) تو تم سروں کو دیکھوگے کہ وہ تمّوں کی مانند کندھوں سے گرنے لگیں گے"۔

اللہ اکبر کبیرا۔ یہ ہوائی کسی دشمن نے ہی اڑائی ہوگی۔ میری اور معاویہ کی بھی جدائی ہوگی!

عائشہ رضی اللہ عنہا:

ام علقمہ بیان کرتی ہیں:

قَدِمَ معاويةُ بنُ أبي سُفيانَ المدينةَ، فأرسلَ إلى عائشةَ: أن أَرْسِلي إليَّ بأَنبِجانيَّةِ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، وشَعْرِه، فأَرْسَلَتْ به معي، حتى دخلْتُ به عليه، فأخذَ الأَنْبِجانيَّةَ فلَبِسَها، وأخَذَ شَعْرَه فدعا بماءٍ فغَسَلَه، فشَرِبَه وأفاضَ على جِلْدِه"

معاویہ بن ابو سفیان مدینہ تشریف لائے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ کی انبجانیہ (سادی چادر) اور آپ ﷺ کے بال بھیجیں۔ تو انہوں نے مجھے دے دیے اور میں معاویہ کے پاس آئی، تو انہوں نے چادر پکڑ کر پہن لی، اور آپ کے بال مبارک پکڑے، پانی منگوا کر دھوئے، پھر وہ پانی پیا اور اپنے جسم پر بہایا۔

[الطبقاتُ الكُبرى, ابنُ سَعدٍ (112/1), وسنَدُه لا بأسَ به.]

سیدنا عبد اللہ بن عباس:

جناب ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ

[صحیح مسلم: 3765]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، انھوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: بلاشبہ وہ خود فقیہ ہیں۔

یہ اور ان جیسی دیگر احادیث سے سیدنا ح معاویہؓ کی فضیلت بیان ہوتی ہے کہ آپ شرف صحابیت سے متصف ہونے کے ساتھ فقیہ بھی ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ حضرات امیر معاویہ کو فقیہ جانتے تھے اور ان کے عمل شرعی کو حجت گردانتے تھے۔ ایک رکعت وتر پڑھنا خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ حضرت معاویہ کا اس پر عمل تھا۔

اسی طرح ہمام بن منبہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا:

«مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَانَ أَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ»

مصنف عبد الرزاق (10/ 462 ط التأصيل الثانية)

"میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حکومت کے لئے مناسب (خلفائے راشدین کے بعد) کوئی نہیں دیکھا"۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ نے اہل شام سے کہا:

ما رأيتُ أحدًا أشبهَ صلاةً بصلاةِ رسولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم -من إمامِكم هذا (يعني معاويةَ).

أخرجه الطبراني في مسند الشاميين (282)، .(283)

میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے سب سے زیادہ مشابہ، آپ کے اس امام (معاویہ رضی اللہ عنہ) کو ہی دیکھا ہے۔

سلف صالحین کی نظر میں

قبیصہ بن جابر:

قبیصہ بن جابر آپ رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے۔ بعض اہل علم آپ کو صحابہ میں اور بعض تابعین میں شمار کرتے ہیں، وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

«صَحِبْتُ مُعَاوِيَةَ، فَمَا رَأَيْتُ رَجُلاً أَثْقَلَ حِلْماً، وَلَا أَبْطَأَ جَهْلاً، وَلَا أَبْعَدَ أَنَاةً مِنْهُ»

"میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں، میں کسی شخص کو بھی ان سے زیادہ بردبار نہیں پایا، اور نہ جہالت سے بہت دور، اور سنجیدگی سے بہت دور نہیں پایا ہے"۔

سير أعلام النبلاء - ط الرسالة (3/ 153)

عبد اللہ بن مبارک:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مُعَاوِيَةُ عِنْدَنَا مِحْنَةٌ فَمَنْ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ شَزْرًا اتَّهَمْنَاهُ عَلَى الْقَوْمِ. يَعْنِي الصَّحَابَةَ»

«البداية والنهاية ت التركي» (11/ 449)

"معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں آزمائش ہیں، وہ یوں کہ جو بھی انہیں بری نگاہ سے دیکھے گا ہم اسے متہم سمجھیں گے"۔

اسی طرح عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا: معاویہ بہتر ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ آپ نے فرمایا

تراب في أنف معاوية خير من عمر بن عبد العزيز

[الشريعة: 1955]

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناک میں پڑنے والی مٹی بھی عمر بن عبدالعزیز سے بہتر ہے۔

معافیٰ بن عمران:

معافی بن عمران سے پوچھا گیا:

«أَيُّمَا أَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ أَمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَغَضِبَ وَقَالَ لِلسَّائِلِ: تَجْعَلُ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ مِثْلَ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينِ؟ ! مُعَاوِيَةُ صَاحِبُهُ وَصِهْرُهُ وَكَاتِبُهُ وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِ اللَّهِ»

البداية والنهاية ت التركي (11/ 450)

معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ اس سوال پر معافی بن عمران خفا ہوئے اور سائل سے کہا: تم ایک صحابی کو ایک تابعی کی مانند بناتے ہو؟ معاویہ اللہ کے رسول کے صحابی ہیں، ان کے برادر نسبتی ہیں، ان کے کاتب ہیں، اور وحی الہی کے امین ہیں"۔

عمر بن عبد العزیز:

ابراہیم بن میسرہ کا بیان ہے:

ما رأيت عمر بن عبد العزيز ضرب إنسانا قط إلا إنسانا شتم معاوية فضربه أسواطا

[شرح أصول اعتقاد أهل السنة 229/2]

"میں نے نہیں دیکھا کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے کسی انسان کو کبھی مارا ہو، سوائے اس انسان کے کہ جس نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دی تھی، چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اسی کئی کوڑے لگائے"۔

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو آپ جانتے ہیں کہ وہ کس قدر عادل حکمران اور نہایت بردبار تھے۔ صحابہ کرام میں سے عثمان ومعاویہ رضی اللہ عنہما کے خلاف جو بھی بولا، آپ رحمہ اللہ نے اس کی خوب خبر لی۔

بہ طورِ خلیفہ خدمات جلیلہ

41ھ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری پر آپ رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین بنے، تمام مسلمانوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تقریباً 20 سال پر محیط ہے۔

خدمات جلیلہ:

1) آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتوحات کا سلسلہ انتہائی برق رفتاری سے جاری رہا اور قلات، قندھار، قیقان، مکران، سیسان، سمر قند، ترمذ، شمالی افریقہ، جزیرہ روڈس، جزیرہ اروڈ، کابل، صقلیہ (سسلی) سمیت مشرق ومغرب، شمال وجنوب کا 22 لاکھ مربع میل سے زائد علاقہ اسلام کے زیر نگیں آ گیا۔ ان فتوحات میں غزوہ قسطنطنیہ ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ یہ مسلمانوں کی قسطنطنیہ پر پہلی فوج کشی تھی، مسلمانوں کا بحری بیڑہ

سفیان ازدی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں روم سے گزر کر قسطنطنیہ پہنچا اور قلعے کا محاصرہ کرلیا۔

2) آپ رضی اللہ عنہ نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ موسم سرما میں اور دوسرا حصہ موسم گرما میں جہاد کرتا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فوجیوں کا وظیفہ دگنا کردیا۔ ان کے بچوں کے بھی وظائف مقرر کردیئے نیز ان کے اہل خانہ کا مکمل خیال رکھا۔

3) مردم شماری کے لئے باقاعدہ محکمہ قائم کیا۔

4) بیت اللہ شریف کی خدمت کے لئے مستقل ملازم رکھے ۔ بیت اللہ پر دیبا وحریر کا خوبصورت غلاف چڑھایا۔

5) تمام قدیم مساجد کی از سر نو تعمیر و مرمت ،توسیع و تجدید اور تزئین وآرائش کی۔

6) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلا قامتی ہسپتال دمشق میں قائم کیا۔

7) نہروں کے نظام کے ذریعے سینکڑوں مربع میل اراضی کو آباد کیا اور زراعت کو خوب ترقی دی۔

8) نئے شہر آباد کئے اور نو آبادیاتی نظام متعارف کرایا۔

9) خط دیوانی ایجاد کیا اور قوم کو الفاظ کی صورت میں لکھنے کا طریقہ پیدا کیا۔

10) ڈاک کے نظام کو بہتر بنایا، اس میں اصلاحات کیں اور باقاعدہ محکمہ بنا کر ملازم مقرر کیئے۔

11) احکام پر مہر لگانے اور حکم کی نقل دفتر میں محفوظ رکھنے کا طریقہ ایجاد کیا۔

12) عدلیہ کے نظام میں اصلاحات کیں اور اس کو مزید ترقی دی۔

13) آپ نے دین اخلاق اور قانون کی طرح طب اور علم الجراحت کی تعلیم کا انتظام بھی کیا۔

14) آپ نے بیت المال سے تجارتی قرضے بغیر اشتراک نفع یا سود کے جاری کرکے تجارت وصنعت کو فروغ دیا اور بین الاقوامی معاہدے کیئے۔

15) سرحدوں کی حفاظت کیلیئے قدیم قلعوں کی مرمت کرکے اور چند نئے قلعے تعمیر کرا کر اس میں مستقل فوجیں متعین کیں۔

16) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہی سب سے پہلے منجنیق کا استعمال کیا گیا۔

17) مستقل فوج کے علاوہ رضاکاروں کی فوج بنائی۔

18) بحری بیڑے قائم کیئے اور بحری فوج (نیوی) کا شعبہ قائم کیا۔ یہ آپ رضی اللہ عنہ کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

19) جہاز سازی کی صنعت میں اصلاحات کیں اور باقاعدہ کارخانے قائم کیئے۔پہلا کارخانہ 54 ھ میں قائم ہوا۔

20) قلعے بنائے، فوجی چھاؤنیاں قائم کیں اور "دارالضرب" کے نام سے شعبہ قائم کیا۔

21) امن عامہ برقرار رکھنے کے لئے پولیس کے شعبے کو ترقی دی جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قائم کیا تھا۔

22) دارالخلافہ دمشق اور تمام صوبوں میں قومی وصوبائی اسمبلی کی طرز پر مجالس شوری قائم کیں۔

رائٹر: حافظ عثمان بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجیے:

کال کے لیے:

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ

0308-6222418

وٹس ایپ رابطہ کے لیے:

0311-1701903

0302-6604440